بتوفیق صانع کمین و مکان و فضل خلّاق زمین و زمان

مرآۃ العروس

از شمس العلماء ڈاکٹر مولوی حافظ نذیر احمد صاحب ایل ایل۔ڈی

باہتمام ایم۔ڈی معراج احمد منیجر

مطبع تیج کمار (پرائیویٹ) لمیٹڈ واقع لکھنؤ میں طبع ہوئی

بائیسویں بار ۵۰۰

۱۹۷۸ء

ضروری اعلان

خدا کے فضل و کرم سے ہمارے کتب خانۂ تجارتی میں جملہ علوم و فنون کی کتابیں بزبان عربی، فارسی، اُردو، ہندی و سنسکرت کافی تعداد میں ہمیشہ موجود رہتی ہیں جن کی مفصل فہرست صرف اطلاع پانے پر روانہ کی جاتی ہے۔ کتابوں کی تصحیح کا اس قدر خیال کیا جاتا ہے کہ جو کتاب اسٹاک میں ختم ہو جاتی ہے اور دوبارہ چھاپنے کا ارادہ کیا جاتا ہے تو وہ کتاب پہلے صحیح کرائی جاتی ہے اور اس کی اصل اگر کسی دوسرے کتب خانہ میں دستیاب ہو جاتی ہے تو اُس اصل سے مقابلہ کرا لیا جاتا ہے اور باعتبار کاغذ چھپائی و سائز پہلی اصل سے بدرجہا اچھی حالت میں چھپ کی جاتی ہے۔ باوجود گرانی کاغذ و اسباب طباعت قیمت نہایت مناسب رکھی جاتی ہے اس لئے التدعا ہے کہ اگر آپ ہمارے قدیم خریدار ہیں تو آپ سے کسی سفارش کی ضرورت نہیں اور اگر آپ کو اب تک ہمارے کتب خانہ سے کسی کتاب کے طلب کرنے کا اتفاق نہیں ہوا تو براہ مہربانی کوئی فرمائش بھیج کر ہمارے کارخانہ کی صفائی معاملہ، کتب کی عمدگی اور قیمت کی مناسبت ملاحظہ ضرور فرمائیں۔

المشتہر

منیجر تیج کمار بک ڈپو (پرائیویٹ) لمیٹڈ لکھنؤ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ

خداوند کریم کا شکر اپنی گویائی کی بساط بھر تو ادا ہو ہی نہیں سکتا اُس کی بندہ نوازیوں اور ہزاروں لاکھوں نعمتوں کی مکافات کا حوصلہ چھوٹا مُنہ بڑی بات۔ پیغمبرؐ صاحب کی مدح اپنی ارادت ناقص کی قدر تو بن ہی نہیں پڑتی، ان کی شفقتوں اور دلسوزیوں کی تلافی کا دعویٰ اتنی سی جان گز بھر کی زبان۔

حمد و نعت کے بعد واضح ہو کہ ہر چند اس ملک میں مستورات کو پڑھانے لکھانے کا رواج نہیں مگر پھر بھی بڑے شہروں میں بعض شریف خاندانوں کی اکثر عورتیں قرآن مجید کا ترجمہ مذہبی مسائل اور نصائح کے اُردو رسالے پڑھ پڑھا لیا کرتی ہیں۔ میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں کہ میں بھی دہلی کے ایک ایسے ہی خاندان کا آدمی ہوں۔

خاندان کے دستور کے مطابق میری لڑکیوں نے بھی قرآن شریف اور اُس کے معنیٰ قیامت نامہ، راہ نجات وغیرہ اس قسم کے چھوٹے چھوٹے

اُردو کے رسالے گھر کی بڑی بوڑھیوں سے پڑھے۔ گھر میں۔ رات دن پڑھنے لکھنے کا چرچا تو رہتا ہی تھا۔ میں دیکھتا تھا کہ ہم مردوں کی دیکھا دیکھی لڑکیوں کو بھی علم کی طرف ایک خاص رغبت ہے، لیکن اس کے ساتھ ہی مجھ کو یہ بھی معلوم ہوتا تھا کہ نرے مذہبی خیالات بچوں کی حالت کے مناسب نہیں۔ اور جو مضامین اُن کے پیش نظر رہتے ہیں اُن سے اُن کے دلوں کو افسردگی اُن کی طبیعتوں کو انقباض اور اُن کے ذہنوں کو کُندی ہوتی ہے۔ تب مجھ کو ایسی کتاب کی جستجو ہوئی جو اخلاق و نصائح سے بھری ہوئی ہو اور اُن معاملات میں جو عورتوں کو زندگی میں پیش آتے ہیں اور عورتیں اپنے توہمات اور جہالت اور کجرائی کی وجہ سے ہمیشہ مبتلائے رنج و مصیبت رہا کرتی ہیں۔ اُن کے خیالات کی اصلاح اور اُن کے عادات کی تہذیب کرے اور کسی دلچسپ پیرایہ میں ہو جس سے اُن کا دل نہ اُکتائے طبیعت نہ گھبرائے مگر تمام کتب خانہ چھان مارا۔ ایسی کتاب کا پتہ نہ ملا پر نہ ملا تب میں نے اس قصّے کا منصوبہ باندھا۔

تین برس ہوئے میں جھانسی میں تھا کہ اکبری کا حال قلمبند کیا۔ لڑکیوں کو تو اس کا وظیفہ ہو گیا اور ہر روز ختم کتاب کا تقاضا شروع کیا۔ یہاں تک کہ ڈیڑھ برس میں اصغری کا حال بھی لکھا گیا ہوتے ہوتے اس کتاب کا چرچا محلّے میں ہوا اور چند عورتیں اُس کے سننے کو آئیں۔ جس نے سنا ریجھ گئی۔ اونچے اونچے گھروں میں کتاب

منگوائی گئی۔ نقل لینے کے ارادے ہوئے۔ اسی اثنا میں بڑی لڑکی کا عقد کر دیا گیا اور بطور جواہر بیش بہا یہ کتاب میں نے اس کے جہیز میں دی اُس کی سسرال میں بھی اس کتاب کی شہرت خوب ہوئی۔

جب میں نے دیکھ لیا کہ یہ کتاب عورتوں کیلئے نہایت مفید ہے اور خوب دل لگا کر پڑھتی اور سنتی ہیں تب اُس کو جناب صاحب ڈائرکٹر بہادر مدارس ممالک شمالی و مغربی کے ذریعہ سے سرکار میں پیش کیا۔ سرکار کی قدردانی نے تو میری آبرو اور اس کتاب کی قدر کو ایسا بڑھایا کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ میں نے خاطر خواہ اپنی مُراد اور محنت کی داد پائی۔

جو کچھ وقت اس کتاب کی تصنیف میں صرف ہوا اس کے علاوہ مدتوں یہ کتاب اس غرض سے پیش نظر رہی کہ بولی بامحاورہ ہو اور خیالات پاکیزہ اور کسی بات میں آورد اور بناوٹ کا دخل نہ ہو۔ چونکہ بالکل نئے طور کی کتاب ہے عجب نہیں کہ پھر بھی اس میں کسر رہ گئی ہو۔ ناظرین سے توقع ہے کہ معذور رکھیں کیونکہ اس طرز میں یہ پہلی ہی تصنیف ہے۔

العبد

نذیر احمد وفقہ اللہ التزودلغد

تقریظ

جناب معالی انتساب افضل العلما ایم کیمپسن صاحب بہادر ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن ممالک شمال و مغرب

مجھ کو اس کتاب کے پہنچنے سے بہت خوشی حاصل ہوئی اس لیے کہ یہ کتاب سرکار کے ایک ملازم ذی لیاقت اور عالم با استعداد کی تصنیف ہے۔ مشارٌ الیہ ان تین ہندوستانی اشخاص میں سے ہے جن کو سر جارج انڈمنسٹن لفٹنٹ گورنر سابق نے چند سال ہوئے کہ اُردو زبان میں مجموعۂ تعزیرات ہند کا ترجمہ کرنے کے لیے منتخب کیا تھا۔ چنانچہ اُس نے اس خدمت کے جلدو میں خلعت حاصل کیا اور اُس وقت سے سررشتۂ مال میں عمدہ عہدوں پر مامور ہے۔ یہ کتاب نہایت دلچسپ اور اس ملک کے لوگوں کے مناسب حال ہے، اب تک اس قسم کی کتاب کوئی نہیں ہوئی اور عبارت اور طرز بیان کی نظر سے زبان اُردو کا ایک بہت اچھا نمونہ ہے کتاب مذکور اس باب میں مرزا نوشہ دہلوی متخلص بہ غالب کے حال کے چھپے ہوئے رقعات کے برابر ہے اور فی الواقع الف لیلہ اور بدرالدین خاں دہلوی کی بوستان خیال کی اُردو کے ہم پلہ ہے۔

نذیر احمد کی یہ تصنیف روزمرہ کے پڑھنے کے لائق اور عام فہم ہے اور اُس کا مطلب صاف اور عمل کرنے کے قابل ہے۔ اس میں مضامین عاشقانہ اور نازک خیالات جن کو اس ملک کے مصنف اپنی شہرت کا ذریعہ سمجھتے ہیں نہیں ہیں۔ اور مجھ کو اُمید ہے کہ اور بہت لوگ بھی اس مصنف کی تقلید کرینگے،

(انتخاب ڈاکٹ نمبری ۹۲۵ - مورخہ ۲۲ جولائی ۱۸۶۹ء مقام نینی تال)

یہ کتاب ظاہرا عورتوں کے فائدے کے واسطے تالیف کی گئی ہے اور اس میں اہل اسلام کے ایک شریف خاندان کا ایک فرضی قصّہ بیان کیا گیا ہے۔ یہ کل قصہ شرفا کی زبان روزمرّہ میں بیان کیا گیا ہے کہ وہی اس ملک کی اصل اُردو ہے۔ نہ وہ جس میں نمائش کے لیے بڑے بڑے الفاظ اور مضامین رنگین بھر دیے جائیں۔ حالات ایسے ایسے واقعی لکھے ہیں جو ہر ایک عورت کو سسرال میں پیش آیا کرتے ہیں اور زنان خانہ کے وہ طور اور طریق بیان کئے ہیں کہ جو اہل یورپ اس کو پڑھے گا اس ملک کی عورتوں کے روزمرّہ حالات کی کسی قدر واقفیت اوّل اسی کتاب سے حاصل کرے گا عورتوں کی زبان اور اُن کی رغبت اور نفرت اور بچوں کا لاڈ پیار اور امور خانہ داری میں عورتوں کا اختیار اور اُن کی جہالت اور حسد اور مکر اور فریب یہ سب اس کتاب سے خوب عیاں ہوتے ہیں اور بیان سے کوئی علامت مبالغے کی نہیں پائی جاتی۔ ظاہر ہے کہ مُصنّف نے اصل حقیقت بیان کی ہے اور قصّے کی نصیحت نفس قصّہ سے نکلتی ہے۔ مشارٌ الیہ کی لیاقت علمی

مشہور اور معروف ہے لیکن اُس نے اس کتاب میں اُس کے اظہار کا قصد نہیں کیا اور جا بجا جو خیالات اُس نے لکھے ہیں اُن سے صداقت اور طبیعت کی راستی پائی جاتی ہے۔ جن اشخاص کا مذکور اس قصے میں ہے وہ پڑھنے والے کو ایسے نظر آتے ہیں کہ گویا اُن کی نقل ہو رہی ہے۔ جہاں تک میں جانتا ہوں کسی ہندوستانی مصنف نے اس سے پہلے بجائے لفاظی اور مداحی کے بات چیت اور گفت و شنید سے اصل حقیقت کو ایسا ادا نہیں کیا۔ جس وقت یہ کتاب مشہور ہو گی سیکڑوں آدمی اس کو شوق سے پڑھیں گے اور ممکن نہیں کہ تعلیمِ نسواں کے لیے فائدہ مند نہ ہو۔

فقط

(انتخاب یادداشت)

تقریظ

جناب مستطاب معلی القاب نواب سر ولیم میور صاحب بہادر کے سی ایس آئی لفٹنٹ گورنر ممالک شمال و مغرب

جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے کتاب مرآۃ العروس کو ملاحظہ فرمایا اور بہت خوش ہوئے۔ یہ کتاب اس رتبہ کی ہے کہ نواب ممدوح کے نزدیک اُردو میں کوئی اور کتاب اس کی ثانی نہیں ہے اور جو تعریف صاحب ڈائرکٹر بہادر نے لکھی ہے واقع میں یہ کتاب اُس کے لائق ہے۔ حالات بعینہٖ مثل سرگذشت واقعی کے ہیں اور زبان سلیس اور بلا تصنع ہے اور ہندوستانیوں کی خانہ داری کے معاملات راست راست مطابق حقیقت بیان کیے گئے ہیں اور جن اشخاص کا مذکور اس میں ہے اُن میں سے ہر ایک کی طینت کا حال اُس سے جُدا جُدا ظاہر ہوتا ہے اور جا بجا بلا تصنع دل پر اثر ہونا اور گدازِ طبیعت پیدا کرنا بھی اس سے پایا جاتا ہے اور ہر ایک واقعہ سے تہذیبِ اخلاق یا حُسنِ معاشرت کی ایک نصیحت نکلتی ہے اور یہ بات بھی اُس سے بخوبی روشن ہوتی ہے کہ ہندوستان میں مستورات کو معاملات خانہ داری میں بہت سا دخل ہے اور جبکہ ذہانت اور نیک ذاتی پر اثر تعلیم مستزاد ہو تو وہ اختیار نہایت عمدہ نتیجوں کا موجب ہو سکتا ہے اور یہ ہرگز خیال

میں نہیں آتا کہ ہندوستانیوں میں سے کوئی مرد شریف اس کتاب کا مطالعہ کرے اور مستورات کی تعلیم سے جو فوائد بیشمار ہوتے ہیں وہ اس کے دل پر کالنقش فی الحجر نہ ہوجائیں۔ علاوہ بریں اس کتاب میں ایک عجیب وصف یہ ہے کہ ہندوستان کی مستورات کے پڑھنے کے واسطے بہت مناسب ہے ممکن نہیں کہ ان کو مرغوب خاطر نہ ہو اور اُن کی عقل و دانش کی اصلاح نہ کرے اور کسی شریف ہندوستانی کو اپنے خاندان میں اس کتاب کے پڑھانے میں تامل نہیں کرنا چاہیئے بلکہ یقین رکھنا چاہیئے کہ اس میں اُن کا دل بھی لگے گا اور فائدۂ علمی بھی حاصل ہوگا۔ تمام کتاب میں کوئی مضمون ایسا نہیں جو پاکیزہ اور پُر از تہذیب نہ ہو جس سے کسی ایسے قاعدہ یا اصول کی تعلیم نہ ہوتی ہو۔ جو خاص کر اہل اسلام کے نزدیک عیب سے بری اور نیکی سے مملو ہے محمد نذیر احمد کی بڑی تعریف اس بات کی ہے کہ اس نے راستی کی جانب ایک نئی راہ نکالی ہے اور سادہ اور سلیس عبارت میں تصنیفِ مفید اور دلچسپ نمونہ دوسروں کے واسطے پیدا کر دیا ہے۔

جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کو یقین ہے کہ بہت لوگ جلد اس طرز کی تقلید کریں گے۔ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کو ایک نوع خاص کی خوشنودی محمد نذیر احمد کو پورے ایک ہزار روپے کے انعام عطا کرنے میں ہے بلکہ از راہِ قدردانی خود اپنی جیب خاص سے ایک گھڑی جس پر الفاظ مناسب کندہ ہونگے عطا فرمائیں گے۔ اور امید رکھتے ہیں کہ یہ صلہ محمد نذیر احمد کو کسی مقام پر جو

مشارٌ الیہ کے لیے سہولت کی جگہ ہو یعنی شاید بمقام اٹاوہ جبکہ نواب محتشم الیہم کا لشکر اس مقام سے ہوکر گزرے سر دربار عنایت فرمائیں۔ حکم دیا جائے کہ سرکار کے واسطے دو ہزار نقلیں پتھر کے چھاپے کی نہایت پسندیدہ طرز کی جلد مطبوع ہوں اور محمد نذیر احمد کو اجازت ہے کہ اس کتاب کا حق تصنیف حاصل کرے اور اپنی طرف سے اُس کو چھپوانے کے لیے بھی تدابیر مناسب عمل میں لائے یقین ہے کہ یہ کتاب بہت شہرت پکڑے گی۔ گو اس کی عبارت سادہ و سلیس دیسی زبانوں کے پڑھنے والوں کی نظر میں اوّلاً بے زینت اور نئی نئی معلوم ہو، جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کی دانست میں مناسب ہے کہ اس کتاب کیلئے صاحبان بورڈ ممتحن کی خدمت میں سفارش کی جائے کہ امتحان میں داخل کرنے کے لائق ہے۔ اس ملک کی عام مروجہ حکایت بے لطف کے مقابل میں کہ وہ اکثر قابل اعتراض بھی ہیں۔

اس کتاب کے نہایت عمدہ مضامین سے پڑھنے والوں کو نہ صرف یہ فائدہ حاصل ہوگا کہ سلیس اور فصیح زبان روزمرّہ سے واقفیت حاصل ہو بلکہ امور خانہ داری میں بھی بہت واقفیت پیدا ہوگی اور ممکن نہیں کہ جن لوگوں کو بوجہ اپنے مناصب کے لوگوں سے کام پڑتا ہے۔ اُن کے لیے پیچیدہ معاملات میں بکار آمد نہ ہو۔ فقط

(انتخاب چٹھی گورنمنٹ نمبری ۱۲۳۶ الف۔ مورخہ ۲۰۔ اگست ۱۸۶۹ء بمقام نینی تال)